رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک قرآنی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے حقیقۃ الوحی ص ۶۵

جلد ۲ | ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۱۴

مدینۃ المسیح

۱- حضرت خلیفۃ ثانی کو ریزش سے آرام ہے اور حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ میرا ارادہ ہے اس ہفتہ کے اندر درس قرآن شریف شروع کرنے کا- گو ایک دن ناغہ سے ہی ہو-

۲- ایک پادری صاحب سے حضور گفتگو فرما رہے ہیں جس سے ہمیں بہت فائدہ حاصل ہو رہا ہے- پادری صاحب اپنی نسبت بتاتے ہیں کہ وہ چھ سات سو کے قریب لوگوں کو عیسائی بنا چکے ہیں +

۳- صدر انجمن کا اجلاس دو تین دن ہوا- صدر انجمن میں میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن- ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر- میاں چراغ الدین صاحب لاہور- تین ممبروں کا اضافہ ہوا- اور اس کا علم مجھے آج ہی ہوا ورنہ اس سے پہلے اطلاع دیتا +

۴- طلباء ہائی سکول سرکل ٹورنمنٹ لاہور پر- چلے گئے ہیں +

اخبار احمدیہ

(۱) علاؤالدین احمد سوتھ افریقہ سے درخواست بیعت کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب (جن کا حلیہ یہ ہے) نے مجھے رؤیا میں فرمایا کہ تو مرزا غلام احمد قادیان کو جانتا ہے میں نے کہا نام تو سُنا ہے فرمایا وہ تمہارے سامنے کھڑا ہے قیامت نزدیک ہے موجودہ خلیفہ کے ہاتھ پر جلد سلسلہ میں داخل ہو جاؤ- ورنہ افسوس کروگے + (۲) غلام حیدر ولد علی محمد کھیوہ باجوہ کا جنازہ غائب پڑھا جائے (۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ کسی غیر مبائع نے کسی غیر احمدی سے کہا کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے میں نے کہا کہ ضرور نبی تھے- چونکہ انکی نبوت بفیضان آنحضرت صلعم تھی اس لئے آپ میں فضیلت نبی کریم ہے ایک غیر مقلد مولوی آگیا اس نے کہا- میں نے القول الفضل پڑھا- ہے فی الواقع صاحبزادہ صاحب وہی بیان کرتے ہیں جو حضرت مرزا صاحب کا مذہب تھا- یہ لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں- اسپر غیر مبائع بہت نادم ہوا + (۴) ایک صاحب کسی غیر احمدی اشد مخالف سلسلہ کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں کہ اس نے اپنے بیٹے کی زوجہ کو طلاق دلوا کر خود نکاح کر لیا ہے جس کا بہت شور پڑا ہے ہماری سمجھ میں تو یہ بات نہیں گو شبر آبشبر مطابقت یہ یہود رکھنے والوں سے بعید نہیں لیکن پھر خیال گذرتا ہے کہ کوئی حیلہ بنا لیا ہوگا- مفصل لکھیے (۵) امام الدین صاحب ۔ سے دریافت کرتے ہیں تمباکو شراب جوا کی طرح حرام ہے یا ضب کیطرح یہ سوال عجیب ہے- شراب اور جوا قطعی حرام ہیں- تمباکو مکروہ اور لغو- اور ضب کا کھانا اپنے ملک کے شرفاء کے دستور کے ہے حرام نہیں + (۶) ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر غیر احمدی (جسے دعوت پہنچی اور اس نے قبول نہ کیا) والد کے لئے دُعائے مغفرت ناجائز ہے تو میں رَبنا اغفرلی ولوالدی چھوڑ دوں- حضرت خلیفۃ ثانی نے جواب

باہتمام شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا

لکھا یا کہ والدین تو باپ دادا بھی آسکتے ہیں نام نہ لیا جائے اور یہ دعا نہ چھوڑی جائے ✤ (۷) مولوی عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے بعض علماء نے مباحثہ کیا اور وہاں متفق اللفظ تسلیم کر لیا گیا کہ مولوی صاحب موصوف نے وفات مسیح ثابت کر دی۔ فالحمد للہ ✤

ضرورت ملازمت ایک احمدی بھائی کو زمین کے کاروبار کے لئے ایک ایسے ایجنٹ کی ضرورت ہے جو خواندہ اور عدالتی کاروبار سے خوب واقف ہو۔ پٹوار سے واقف اور تجربہ کار کو ترجیح دیجائے گی تنخواہ آٹھ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک۔ کھانا اسکے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں بنام محمد طفیل۔ نور منزل۔ بٹالہ ✤

جنگ یوروپ

معرکہ۔ سرقمیش میں بقول روسیاں صرف ایک گھاٹی میں پندرہ سو ترکی لاشیں ملیں۔ ترکی گولے بہت کم پھٹے۔ اسی معرکہ میں دیگر مال غنیمت کے علاوہ ڈیڑھ سو اونٹ ملے ✤

ہندوستانی فوج اور چوتھے برطانوی جیش نے ۱۱۔ مارچ کو چار ہزار گز کے محاذ میں ۱ ۳/۴ میل پیشقدمی کر کے تمام مورچے اور خندقیں فتح کر لیں۔ اور سات سو قیدی پکڑے۔ برطانوی طیارے بھی مستعد رہے اور کورٹرائی اور مینن کے ریلوے جنکشنوں کو تباہ کیا۔ ویسٹنڈ پر موثر برطانوی گولہ باری ہوئی۔ علاقہ پیرس میں فرنچ سپاہ نے اور علاقہ نیوچیل میں برطانوی سپاہ نے دو دو جوابی حملے پسپا کئے۔ بلجیک فوج کے دو ڈویژن نیوپورٹ کے جنوب مشرق میں چار پانسو میٹر آگے بڑھ گئے ہیں ✤

روسی محاربہ پیٹروگراد ۱۲ مارچ۔ نیمن اور وسٹولا کے درمیان ۱۰ مارچ کو علاقہ سمتو بجانب پرازنیش اور دریا اد مولف وا ورگٹی کی وادیوں میں نہایت ہی سخت لڑائیاں ہوئیں۔ کارتیتھین میں دشمن کے تمام حملے پسپا کئے گئے۔ گورلس کے قریب ایک آسٹریوی دستہ کو جوابی حملہ کر کے ہم نے بالکل فنا کر دیا۔ شبخون میں ناکام رہنے پر اس نے ہمارے مورچہ زن

ہونے کی کوشش کی تھی ✤

ڈارڈنلز کلکتہ ۱۲۔ مارچ۔ جرمن کروزر گوبن کی دس گیارہ انچی توپیں اتار کر خشکی کے قلعوں پر لگائی گئی ہیں۔ اور کہ خط بولیر اور بولیری قلعہ جات پر متحدہ گولہ باری سے خاکنائے گیلی پولی کا راستہ بالکل بند ہو گیا ہے اور جزیرہ نما گیلی پولی کا قسطنطنیہ سے کچھ تعلق نہیں رہ گیا۔ نہ وہاں کی فوج اور جرمن افسروں کو کوئی کمک پہنچ سکتی ہے قسطنطنیہ کی حفاظت کے لئے ترک زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ لاکھ فوج جمع کر سکتے ہیں ✤

لاہور میڈیکل سکول کے ملٹری کلاسوں کے طلباء کو مطلع کیا گیا ہے کہ جناب لاٹ صاحب انکے معاملہ میں دخل نہیں دے سکتے۔ کیونکہ وردی وظیفہ کا معاملہ فوجی صیغہ سے متعلق ہے جس سے لوکل گورنمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ✤

برطانیہ میں دو لاکھ بلجیک پناہ لے چکے ہیں اور ابھی اور آنیوالے ہیں۔ انکی اقامت و خوراک کا مسئلہ خاصہ اہم ہوتا جاتا ہے ✤

بلگیریا میں بھی یونان کیطرح وزیر اعظم اور بادشاہ میں اختلاف رائے ہو گیا ہے راڈوسلاف وزیر اعظم چاہتا ہے کہ بلگیریا ایڈریانوپل پر حملہ کر دے

اٹلی و یونان ۱۱۔ مارچ۔ امریکہ کے مدبرین کا نتیجہ خیال ہے کہ اٹلی و یونان مارچ ختم ہونے سے پہلے پہلے مغربی خلفاء سے ملجائینگے۔ اٹلی مہینوں سے سامان جمع کر رہی ہے اور جہاں تک اسکے ایجنٹوں کا تعلق ہے سب چیز تیار ہو چکی ہے ✤

جرمن غوطہ خوروں نے ایک ہفتہ کے بعد اب پھر تین برطانوی تجارتی جہاز بلا اطلاع غرق کئے ہیں ۷۳ جانیں ضائع ہوئیں جنمیں ۲۰ عرب تھے ✤

جدید یونانی وزیر اعظم باغلب وجوہ ارتیاط ثلاثہ کے متعلق ایسی بے تعلقی کی پالیسی اختیار کرے گا جو ارتیاط کے حق میں مائل ہو۔ اسکے پسند کردہ وزراء میں سے تین ارتیاط کے بڑے حامی ہیں۔ (۱۰ مارچ) ✤

جرمن ڈاکو جہاز امریکن بندر میں نیویارک ۱۱ مارچ جرمن مسلح تجارتی جہاز پرنس ایٹل آٹھ جہازوں کے تین سو مسافر اور اہل عملہ لے کر نیوپورٹ میں پہنچا ہے۔ یہ جہاز سمندر میں غرق کئے تھے۔ انمیں سے تین برطانوی تین فرانسیسی ایک روسی اور ایک امریکن مسمی فرائی تھا ✤

مہاراجہ صاحب بیکانیر اور سر آغا خان جمعہ کے روز دہلی میں وارد ہوئے اور وائسرائے کے مہمان ہوئے ✤

گورنمنٹ ہند کے دفاتر دہلی میں ۲۷۔ مارچ کو بروز شنبہ بند ہو کر شملہ میں ۲۹۔ مارچ کو بروز دوشنبہ کھلینگے ✤

سنگاپور کے باغی جہاز گلینوگل بیان کرتا ہے کہ تمام باغی باستثناء ۴۹ کے مقتول یا گرفتار کر لئے گئے ہیں باقیماندہ باغی جنگل میں جہاں سے رفتہ رفتہ دھوئیں کے ذریعہ انھیں باہر نکالا جائے گا ✤

یہ خبر چند دن ہوئے آئی تھی کہ ترکوں نے کربلائے معلےٰ کے خزائن مالیتی تین کروڑ روپیہ اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں ✤

میکسیکو میں بدامنی پریزیڈنٹ ولسن نے دو جنگی جہازوں کو گانٹانامو سے ویراکروز جانے کا حکم دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سینور کانزا نے ایک برطانوی جہاز کو گرفتار کر کے کپتان کو اسیر کر لیا ہے۔ مسٹر برائن نے اہل امریکہ کو پھر مشورہ دیا ہے کہ وہ میکسیکو سے چلے آئیں گورنمنٹ انکے لئے باربرداری کا انتظام کرنے کی کوشش کرے گی ✤

یونان کی جدید وزارت نے بیان کیا ہے کہ فاتحانہ محاربہ کے بعد یونان کے لئے امن و صلح نہایت لازمی تھی۔ اس لئے وہ آغاز محاربہ یورپ ہی سے بے تعلق ہو گیا۔ تاہم بطور رفیق معاہدوں کی پابندیوں کو پورا کرتا رہے گا ✤

اٹلی نے ریزرو فوج کی چند اقسام کو طلب کیا ہے ✤

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۱۶ مارچ ۱۹۱۵ء

دَرِ دانیال پر حملہ

موسمِ بہار کی آمد کے ساتھ دنیا کے مطلع سیاست پر تغیرات رُونما ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اٹلی و یونان بہت جلد متحدہ سلطنتوں کا ساتھ دینے پر آمادہ ہیں۔ رومانیہ و بلغاریہ گو بظاہر باہمی رقابت کے باعث ابھی تک میدان میں نہیں کُودے مگر اندر اندر موقعہ کے منتظر ہیں۔ بدقسمت مکسیکو و پرتگال خانہ جنگی اور کشمکش میں مُبتلا ہیں۔ مغربی و مشرقی میدانہائے جنگ میں نتیجہ تا حال معلق ہے۔ اور یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے کہ فلاں سلطنت فاتح اور فلاں مفتوح ہوگی۔ اگر کچھ کہا جا سکتا اور واقعات کی بناء پر اُسے قرینِ قیاس سمجھا جا سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ:-

ترکی سلطنت اب مغلوب ہوگی

کیونکہ تازہ برقی خبریں صرف اس امر کی شاہد ہیں کہ قفقاز اور آذربائیجان میں ترکوں کی حالت خراب ہے۔ اور یہ کہ ترکوں نے اب سویز پر حملہ کرنے کا خیال ترک کر دیا ہے بلکہ ان سب سے خطرناک خبر دردانیال کا حملہ ہے۔ جس کے ساتھ ہی سمرنا اور ساحل شام پر بھی گولہ باری کی اطلاعات ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں ریوٹر کی برقی خبروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

کئی روز سے دردانیال پر گولہ باری ہو رہی ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ کے بہترین جنگی جہازات مصروف پیکار ہیں۔ آبنائے کے دہانہ پر کے قلعوں کو مسمار اور اُن کی توپوں کو بے کار کر دیا گیا ہے۔ جنگی جہازات اب آبنائے کے اندر قریباً ۸½ میل تک گھس گئے ہیں اور مضبوط ترین قلعہ کلید بحر پر آتش فشانی کر رہے ہیں۔ جزیرہ نمائے گیلی پولی کے دوسری طرف سے یعنی خلیج سارس میں سے بھی گولہ باری ہو رہی ہے۔ جن کا نتیجہ یہ ہُوا ہے کہ بولیر کے قلعجات خاموش کرا دئے گئے ہیں۔ اور ڈیڑھ لاکھ ترکی فوج جو جزیرہ نما میں موجود ہے اس کی آمد و رفت کا سلسلہ قسطنطنیہ کے ساتھ مسدود ہو چکا ہے یا کم از کم خدشہ کی حالت میں ضرور ہے۔ توپ اور سامان حرب کی قلت کا یہ عالم ہے کہ گوبن جیسے بڑے جہاز کو بے کار کر کے اُس پر سے ۱۰ - انچ دہانہ کی توپیں اُتار دی گئی ہیں اور ریل کے نہ ہونے کے باعث جہاں کوئی توپ بیکار ہوتی ہے۔ اس کی جگہ دوسری توپ نصب کرنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہو جاتا ہے۔ اور پھر جو المانیہ اس وقت ترکی مُصیبت کا موجب ہوئی ہے وہ اگرچہ ۲ لاکھ فوج براہ سرویہ و بلغاریہ بھیجنے کا وعدہ کرتی رہی ہے مگر اب مزید امداد سے انکاری ہے۔ اور اگر پائونیر کے خاص نامہ نگار کا مفصلہ ذیل برقی مراسلہ صحیح ہے تو ترکوں کی حالت بہت پتلی اور نازک ہے۔ نامہ نگار پائونیر ۹ - مارچ کو لندن سے تار دیتا ہے:-

"ترکوں نے برلن سے پھر جنگی اور بحری امداد کی جرمنی سے درخواست کی۔ مگر اس نے منظور نہیں کیا۔ ۱۴ - انچ دہانہ کی کرپ کے کارخانہ کی توپوں کی ناکامی نے دشمن کے سارے اندازہ کو غتر بود کر دیا۔ کیونکہ اُسے یہ وہم بھی نہ تھا کہ انگریز مقابلہ میں ۱۵ - انچ دہانہ کی توپ لے آئیں گے۔ شمالی افریقہ میں فرانس نے فوجیں جمع کرلی ہیں اور وہ نقل و حرکت کے لئے بالکل تیار ہے شاہی بحری برگیڈ جزیرہ نما میں خوب کارگذاری دکھا رہا ہے۔ نیز خبریں آئی ہیں کہ ایشیاء سے ترکی فوجیں چلی آ رہی ہیں اور سمرنا میں جمع ہو رہی ہیں تاکہ اگر وہاں فوج اُتاری جاوے تو اس کا مقابلہ کیا جاوے ترک بہت ہی سراسیمہ ہیں کہ ایشیاء کوچک کے اس مقام پر بھی حملہ ہو گیا جو انہوں نے اپنا جائے پناہ سمجھ رکھا تھا"۔

اب ایک طرف آبنائے کے حملہ کی نسبت مذکورہ بالا خبریں ہیں اور شمالی افریقہ میں خشکی پر اُتارنے کی غرض سے ایک فوج بھی تیار کی جا رہی ہے۔ دوسری طرف انگریز مدبرین کو اپنی کامیابی کا یقین بھی ہے۔ چنانچہ مسٹر ہربرٹ سموئیل ایک تقریر میں فرماتے ہیں:-

"اس اُمید کے لئے معقول وجوہات ہیں کہ قسطنطنیہ کی تسخیر میں اب زیادہ عرصہ درکار نہ ہوگا"۔

ان تیاریوں اور اس یقین کو دیکھ کر اور ترکوں کی قوت مدافعت کو سست پا کر پائونیر کا مفصلہ ذیل سطور لکھنا بجا ہے کہ:-

"اگر ایک دفعہ ہمت کر کے ہم نے دردانیال کا راستہ کھول لیا تو بس پھر وہ ہمیشہ ہی کھلا رہیگا۔ ہمارے جنگی جہاز ایک دم بحیرہ مارمورا میں جا دھمکیں گے۔ اور قسطنطنیہ کی قسمت اس وقت ہمارے جنگی بیڑہ کے ہاتھ میں اور اس کی زیست متحدہ جنگی بیڑے کے رحم پر موقوف ہوگی پھر ترکی فوراً جنگ سے دست بردار ہو جائیگا۔ اور رُوسی گیہوں کا کثیر ذخیرہ جو بحیرہ اسود میں رُکا پڑا ہے۔ ہمارے کام آ سکیگا۔ اور رومانیہ اور بلغاریہ پر ہماری اس عظیم الشان فتح کا بڑا اور اچھا اثر پڑیگا"۔

یہ ہے دردانیال پر حملہ اور اس کے قیاسی نتائج پر راز فی الواقع لاریب تمام حالات و قرائن پر نظر غائر ڈالنے سے اب یہی معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر ترکی حکومت کے خاتمہ کا وقت آ گیا ہے اور وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ یعنی تُرک غلبہ حاصل کر کے عنقریب پھر مغلوب ہو جائیں گے کی صداقت اپنا اظہار کرنیوالی ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ ابھی قسطنطنیہ دُور ہے۔ مقام جنگ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے مگر جس بیڑہ نے ۸½ میل طے کئے ہیں وہ باقی بھی کر سکتا ہے دوسری طرف رُوسی افواج بھی اوڈیسہ میں جمع ہو رہی ہے اور یورپین ٹرکی کے ساحل پر اُترنا چاہتی ہیں بہرحال واقعات اب بتلاتے ہیں کہ آلِ عثمان کا ستارہ اقبال اب غروب ہونیکے قریب ہے۔ اسلامبول پر اب کوئی نیا تغیر آنیوالا ہے۔ شاخ طلا کے کنارہ پر نئے نئے حادثات کتم عدم سے وجود میں آنیوالے ہیں جو ممکن ہے موجودہ ہولناک جنگ کے تمام گذشتہ مناظر کو بے حقیقت بنا دیں۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کریگا بہتر کریگا جو ہوگا اسلام کی بہتری کے لئے ہوگا کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک من تشاء بیدک الخیر۔

ہاں ہماری خواہش ہے کہ اگر بہادر عثمانی آیا صوفیہ کی متبرک عبادتگاہ ایوب انصاری کی قابل احترام زمین خوابگاہ یا اسلامی آثار قدیمہ کی حفاظت سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوں تو پھر یہ منصب برطانیہ کے حریت پسند صداقت شعار فرزندوں کے ہاتھ آئے اور خدا کرے کہ وہ دین میں بھی ترک ...

حضرت مسیح کے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانیکی تردید

قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصری کے متعلق اللہ تعالےٰ رافعک الیّ اور بل رفعہ اللہ فرما کر یہودیوں کے اس اعتراض کا رد کرتا ہے جو انکی طرف سے حضرت مسیح کی مفروضہ صلیبی موت کی بناء پر کیا جاتا تھا اور جسکی وجہ سے وہ اس بات کے قائل تھے کہ یسوع مسیح ملعون ہو کر خداوند خدا کی درگاہ سے دُور کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ یعنی مسیح کا قتل ہونا اور اسکی صلیبی موت جسکی بناء پر تم اسے خدا کے دربار سے دُور کرتے ہو۔ ایک غلط واقعہ ہے۔ مسیح ناصری ہرگز ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوا۔ اور جب وہ اس ہولناک موت سے بچا لیا گیا تو ساتھ ہی لعنت کے داغ سے بھی خدا نے اُسے محفوظ رکھا۔ اور تم تو اسے خدا سے دُور کرتے ہو مگر خدا نے اسے اپنے دربار میں معزز جگہ دی +

غرض رفع کے لفظ سے اللہ تعالےٰ نے یہ ظاہر کیا کہ مسیح ذلیل نہیں ہوا اور نہ صلیبی موت میں گرفتار ہو کر وہ بُعد کا مستحق ہوا بلکہ وہ تو خدا کے حضور مقبول ہو گیا مگر نہایت افسوس ہے کہ جو آیت اللہ تعالےٰ نے یہود کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے نازل فرمائی۔ اسی سے آج مسلمان ٹھوکر کھا کر راہ سے بے راہ ہو رہے ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ فکر سے کام لیتے اور غور کرتے کہ رفع الی اللہ سے مُراد رفع جسمانی نہیں بلکہ مقصد صرف اسی قدر ہے کہ یہود مسیح کو مصلوب سمجھتے تھے اور توریت کی رو سے جو مصلوب ہو وہ ملعون ہوتا ہے اور خدا کے قرب سے محروم رہ جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے اس کا ازالہ کر دیا اور ما قتلوہ وما صلبوہ سے صلیبی موت کا دفعیہ کیا۔ اور بل رفعہ اللہ الیہ سے صلیبی موت کے نتیجہ یعنی لعنت اور بُعد عن اللہ کی تردید کی +

غرض بجائے اس اصل مقصد کے سمجھنے کے انھوں نے یہ مطلب سمجھ لیا کہ خدا تعالےٰ نے مسیح کو جسم سمیت آسمان پر اُٹھا لیا اور نصاریٰ جنھیں قرآن مجید کے پہلے صفحہ پر ہی ضالین کہا گیا ہے انکے ہمخیال ہو گئے اور مسیح کے رفع جسمانی کو اپنا عقیدہ بنا لیا۔ لیکن ایک غور کرنیوالا شخص اور فکر سے کام لینے والا انسان خشیۃ اللہ کو دل میں جگہ دیتے ہوئے اگر قرآن مجید میں تدبر کرے اور عقل خداداد کو کام میں لاوے وہ ہرگز اس نتیجہ تک نہ پہنچے گا جسپر ہمارے غلطی خوردہ مسلمان پہنچے ہوئے ہیں بلکہ ادنیٰ تامل سے اسپر واضح ہو جاوے گا کہ حضرت مسیح کا جسمانی رفع ہرگز نہیں ہوا۔ اور نہ رفع جسمانی کے ہونے سے یہود کے اعتراض کا دفعیہ ہو سکتا ہے میں ذیل میں مختصر طور پر اس مسئلہ کی وضاحت کرتا ہوں +

(۱) اگر یہ تسلیم کر لیا جاوے کہ بل رفعہ اللہ الیہ میں مسیح کا رفع جسمی مُراد ہے تو یہ بات معاذ اللہ خدا کے علم پر دھبہ لانے والی ہوگی۔ کیونکہ انا قتلنا المسیح عیسےٰ ابن مریم رسول اللہ میں یہود یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ ہم نے مسیح کو صلیب پر مار ڈالا۔ اور توریت کی رو سے جو صلیب پر ہلاک ہو وہ ملعون ہوتا ہے اور ملعون اسے کہتے ہیں جو خدا کی درگاہ سے دُور ہو اس لئے مسیح اپنے دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ اب غیر احمدیوں کے خیال کے مطابق قرآن کا خدا یہود کو یہ جواب دیتا ہے کہ اے یہودیو تمہارا نتیجہ غلط ہے کیونکہ میں نے مسیح کو آسمان پر اُٹھا لیا حالانکہ یہودی مسیح کے رفع جسمی کے نہ ہونے پر معترض نہیں بلکہ ان کا اعتراض تو صرف اسی قدر ہے کہ اس کا روحانی رفع نہیں ہوا اور وہ ملعون ہو کر خدا کے حضور مقبول ہونے سے محروم رہ گیا مگر جواب انھیں یہ دیا جاتا ہے کہ ہاں اس کا رفع ہو گیا اور وہ آسمان پر اُٹھایا گیا حالانکہ یہودی مسیح کے رفع روحانی کا مطالبہ کرتے ہیں اور انکے سامنے رفع جسمانی پیش کیا جاتا ہے وہ یہ مطالبہ کب کرتے تھے کہ مسیح کا جسمانی رفع ہونا چاہیئے +

(۲) قرآن مجید میں رفع الی اللہ کا ذکر ہے نہ کہ رفع الی السماء کا۔ لیکن ہزار افسوس کہ غیر احمدی مسلمان جب بل رفعہ اللہ الیہ کی آیت کے معنے کرینگے تو یہی بیان کرینگے کہ حضرت مسیح چوتھے آسمان پر جا پہنچے ہیں حالانکہ رفع الی اللہ سے مراد رفع الی السماء لینے سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ قرآن مجید میں اللہ کے لفظ سے مُراد آسمان ہُوا کرتا ہے اور اس طرح پر اللہ خالق کل شیء کے یہ معنے ہونگے کہ ہر چیز کا خالق آسمان ہی ہے۔ غرض قرآن میں بل رفعہ اللہ الی السماء یا رافعک الی السماء نہیں اس لئے یہ عقیدہ قرآن مجید میں تحریف کئے بغیر کبھی بھی درست نہیں ہو سکتا کہ مسیح کا رفع آسمان کیطرف ہوا +

(۳) اگر رفع سے مُراد رفع جسمی ہو تو ماننا پڑے گا کہ ہر مسلمان کا جسمانی رفع ہونا چاہیئے کیونکہ جس طرح رفع کا لفظ مسیح کے لئے آیا ہے اسی طرح دو سجدوں کے درمیان جو دُعا اسلام کے فرمانے کے مطابق ہر مسلمان دن میں بیسیوں مرتبہ خلوص دل سے مانگتا ہے اس میں وارفعنی کا لفظ بھی ہے حالانکہ خود خدا تعالےٰ نے یہ دُعا سکھلائی مگر تیرہ سو برس میں ایک بھی ولی قطب غوث اور مجدد ایسا نہیں گذرا جو آسمان کیطرف اُٹھایا گیا ہو کیا ایک دُعا جو خود خدا تعالیٰ سکھلاتا ہے اور اس کے فرمانبردار بندے خلوص دل سے مانگتے ہیں ایک شخص کی بھی قبول نہیں ہوئی۔ اس سے معلوم ہُوا کہ رفع ہمیشہ روحانی ہوتا ہے جسمانی نہیں ہوتا ہے کیونکہ اگر جسمانی رفع بھی کوئی انعام ہے تو کیا وجہ کہ امت محمدیہ میں باوجود ہزاروں دفعہ وارفعنی کہنے کے ایک دفعہ بھی یہ انعام نصیب نہیں ہوتا +

(۴) اگر کوئی شخص کہے کہ قرآن مجید میں رفع کے ساتھ الیٰ کا لفظ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کو مطلق رفع نہیں ہُوا بلکہ الی اللہ یعنی الی السماء ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ الی اللہ کا لفظ الی السماء کا مترادف نہیں لیکن اگر بطور فرض مان بھی لیا جاوے تب بھی غیر احمدیوں کا جواب پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اِلیٰ کے لفظ کا استعمال قرآن مجید میں کئی موقعوں پر ہُوا ہے وہ مواقع دیکھیں تو اس معاملہ کا فیصلہ ہو جاوے گا۔ حضرت ابراہیم ایک مقام پر فرماتے ہیں انی ذاھب الی ربی۔ یعنی میں اپنے رب کیطرف جاتا ہوں وہ مجھے راستہ دکھائیگا۔ دیکھو یہاں پر الیٰ کا لفظ ہے لیکن کوئی شخص اس آیت سے یہ استدلال نہیں کریگا کہ حضرت ابراہیم ایک دفعہ آسمان پر گئے تھے حالانکہ جیسے رفع الیٰ ربہ ہے اسی طرح ذھب الیٰ ربہ کا جملہ ہے +

خدا کے مسیح کی پاک باتیں

(مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کا ایک خط)

ماسٹر عبدالرحیم صاحب اپنے صہر سید عزیز الرحمٰن بریلوی کو لکھتے ہیں :- آج حضرت اقدس نے فرمایا

" ہر ایک شخص جو یہاں آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے کیونکہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق آج سے بہت عرصہ پہلے کا الہام ہے - جب میں نے براہین چھپوائی تھی تو میں اور یہاں کے دو ہندو امرتسر گئے پادری رجب علی کے مطبع میں کتاب چھپوائی تھی - ہمیں کوئی امرتسر میں بھی نہیں جانتا تھا - اور مہینوں میں بھی کوئی خط نہیں آتا تھا "

آج پھر بنک کے سود کے متعلق سوال ہوا - فرمایا :-

" ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں - اب بھی ہمارا یہ فتویٰ ہے کہ موجودہ صورت میں اسلام کو سخت ضرورت ہے - مخالف لوگ گاڑیاں کی گاڑیاں کتابوں سے بھر کر شائع کرتے ہیں ہم بہت سے مفید کام بھی نہیں کر سکتے - جس کی وجہ روپیہ کی کمی ہے منار کی بنیاد رکھی تھی - وہ وہیں رکا ہوا ہے - غرض حرام چیزیں انسانوں کے لئے حرام ہیں خدا کے لئے حرام نہیں - اگرچہ سود قطعی حرام ہے مگر اضطراری حالت میں تو سؤر بھی کھانا جائز ہے - الاعمال بالنیات "

سوال ہوا کہ اگر کوئی عمداً روپیہ بنک میں جمع کرے اور سود لے کر دیدے تو کیا ؟ فرمایا :-

" بخاری میں پہلی حدیث ہی الاعمال بالنیات - سب بات کا مدار نیت پر ہے - اگر اشاعت اسلام کے لئے ہے تو کوئی حرج نہیں " فرمایا کہ :-

" حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اپنے مخالفوں کو شیطان کے بچے کہہ کر پکارتے ہیں اس کا یہ سِر ہے کہ وہ لوگ ان کو متہم کرتے تھے - اور اس کی بریت کے لئے وہ کہتے ہیں - میں خدا کی طرف سے ہوں اور تم شیطان کی ذریت ہو "

در شان سیدنا مسیح موعود

علامِ احمدؐ آمد بشیراً نذیراً | منور ز نور سراجاً منیراً
باقوام عالم ہمے کرد دعوت | سری کرشن آسا بیانگ نفیراً
کسانیکہ لبیک و سعدیک گفتند | بیابند جنت و ملکاً کبیراً
مگر آنکساں را کہ گشتند منکر | بود جائے دوزخ و ساءت مصیراً
ببینی تو زود آں گروہ ضلالت | سیدعوا ثبوراً و یصلی سعیراً
ہزیمت از و یافت حزب الشیاطین | ولو کان بعضاً لبعضٍ ظہیراً
بگو تشنہ لب را سوئے قادیان رو | کہ یابی در آنجا شراباً طہیراً
برو تا رساند ترا تا بجائے | نہ آنجاست شمساً ولا زمہریراً
دعا کن زحق تا بتوحق نماند | کہ مولاست دائم سمیعاً بصیراً
نیابی تو این مدعا تا نباشی | شب و روز مشغول ذکراً کثیراً

رسانید پیغام و یوسف نداند
دل خلق را جز لطیفاً خبیراً

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

اعلان ضروری

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بی - اے کا ایک ضروری مضمون " مسئلہ کفر و اسلام پر " ریویو میں انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہونیوالا ہے - جو ایک رسالہ میں نہیں آسکیگا - اگر دو رسالوں میں دو بار وقفہ دے کر شایع کیا گیا تو ناظرین کو لطف نہیں آئیگا - اِس لئے یہ تجویز ہے کہ مارچ و اپریل کا رسالہ اکٹھا شایع کیا جاوے - پس ان وجوہات کے باعث اگر چند یوم کا توقف رسالہ پہنچنے میں ہو جائے تو خریداران ریویو خطوط بھیجنے کی تکلیف نہ فرماویں بلکہ ریویو کی انتظار کریں - انشاء اللہ بہت جلد ریویو بھیجنے کی کوشش کی جائے گی ‎۔

منیجر ریویو

(۲) ریویو ماہ فروری ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون بعنوان " حضرت مسیح موعود کا تازہ نشان " شایع ہوا ہے بغرض اشاعت اس کی سولہ سو زائد کاپی چھپوائی گئی تھی بعض احباب نے ٹکٹ بھیج کر تین سو کے قریب اشتہار منگایا ہے - چونکہ غیر احمدیوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں اس اشتہار کا شایع کرنا از بس ضروری ہے - اِس لئے احباب ... ... بقیہ تیرہ سو اشتہار بھی ٹکٹ بھیج کر دفتر ریویو سے طلب کریں اور لوگوں میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں - آدھ آنے کے ٹکٹ میں پانچ اشتہار جا سکتے ہیں ‎۔

(مینیجر ریویو)

نو مبایعین

اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب بڑود	نواب بی بی صاحبہ علاقہ سرگودہ
اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب	سردار بی بی " "
سب انجنیر - بنگال	میاں کرم الٰہی صاحب "
اہلیہ صاحبہ مقبول احمد صاحب	چودھری نبی بخش صاحب "
گارڈ ضلع گورداسپور	امیر بی بی صاحبہ علاقہ سرگودہ
اہلیہ کرم داد صاحب ضلع شاہپور	حسین بی بی صاحبہ "
عبدالعزیز صاحب لاہور	

بیعت خلافت

میاں رفیع اللہ صاحب ایبٹ آباد ‎۔

بشارت

ایک اور انگریز احمدی ہوا -

احمدی مبلغ اسلام چودہری فتح محمد صاحب لکھتے ہیں اس ہفتہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک اور انگریز احمدی ہوا ہے - اُسے قریباً ۴ ماہ سے میں ریویو آف ریلیجز پڑھنے کے لئے دیتا تھا اور " The Teachings of Islam " بھی اس نے پڑھی ہے - کئی دفعہ سلسلہ کے متعلق اس سے گفتگو بھی ہوئی - اب اُس نے مجھ سے عربی قاعدہ بھی پڑھنا شروع کر دیا ہے - اللّٰھم زد فزد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

(نوشتہ منشی غلام نبی - بلانوی)

جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے

۵ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء کو دیا

کلا ان کتٰب الفجار لفی سجین - وما ادرٰىک ما سجین کتٰب مرقوم - ویل یومئذ للمکذبین الذین یکذبون بیوم الدین وما یکذب بہ الا کل معتد اثیم - اذا تتلیٰ علیہ اٰیٰتنا قال اساطیر الاولین - کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون - ۸۳ - ۷ تا ۱۵

ایک چھوٹی بدی کا نتیجہ بڑی بدی پیدا ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ترقی کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کی یہ قوت رکھ دی ہے کہ ہر ایک کام جو وہ کرتا ہے اسے اسی طرح کے آگے پیش آنے والے اور کام کے لئے وہ مضبوط کر دیتا ہے۔ دیکھو ایک طالب علم الف پڑھتا ہے تو پھر اس کے بعد با پڑھنی اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ الف - با - تا پڑھ لیتا ہے تو اس کے لئے قاعدہ پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور قاعدہ پڑھنے کے بعد قرآن مجید آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ غرضیکہ ایک لفظ جو انسان سیکھتا ہے۔ اور ایک ایک کام جو کرتا ہے وہ اسے اگلے الفاظ اور اگلے کاموں کے لئے تیار کر دیتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان بہت سی ترقیوں سے محروم رہ جاتا کبھی کوئی علم نہ سیکھ سکتا۔ اور کبھی کوئی کام اعلےٰ درجہ پر نہ کر سکتا۔ اگر پہلے دن ہی کوئی طالب علم سیپارہ پڑھنا شروع کر دے تو وہ ہرگز اسے یاد نہیں کر سکتا۔ لیکن جب وہ تھوڑے تھوڑے حروف یاد کر لیتا ہے۔ پھر اس کے لئے ایک دن میں کتاب ختم کر لینا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ غرض کہ انسان کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کے اندر کچھ قوتیں رکھی ہیں مگر شریر اور گندہ انسان انہی قوتوں کو استعمال کر کے شرارت اور بدکاری میں بڑھ جاتا ہے۔ وہ پہلے ایک بدی کرتا ہے۔ اس کے کرنے کے بعد ایک اور کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح بڑھتا جاتا ہے تھوڑے دن ہوئے ایک شخص نے مجھ سے فتویٰ پوچھا کہ اگر ایک انسان صغیرہ گناہ کر کے کبیرہ سے بچ جانے کی امید رکھتا ہو تو کیا صغیرہ گناہ کر لینا جائز ہے۔ میں نے اسے یہ جواب لکھایا کہ صغیرہ گناہ بنیاد ہے کبیرہ گناہ کی۔ جو صغیرہ کریگا۔ ضرور ہے کہ وہ کبیرہ بھی کرے۔ اس لئے کبیرہ سے بچنے کے لئے صغیرہ گناہ کر لینا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ اس طرح تو دو گناہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ صغیرہ تو کبیرہ سے بچنے کے لئے کیا جائیگا اور کبیرہ صغیرہ کا نتیجہ ہوگا۔ تو جس طرح انسان الف - با - تا وغیرہ کے پڑھنے سے قاعدہ - سپارہ اور قرآن پڑھنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صغیرہ گناہ کبیرہ گناہ کے لئے تیار کرتا ہے۔ دیکھو جس طرح پھلانگ مار کر کوٹھے پر پہنچنا مشکل امر ہے۔ اسی طرح ایک پاک انسان کا کبیرہ گناہ کرنا بھی مشکل ہے۔ لیکن مکان پر چڑھنے کے لئے جو شخص سیڑھی پر پہلا قدم رکھتا ہے وہ بہ نسبت پہلے کے اپنے آپ کو چھت کے قریب کر لیتا ہے۔ یہی حال صغیرہ گناہ کرنے والے انسان کا ہے وہ بھی اپنے آپ کو اس طرح کبیرہ گناہ کے لئے تیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون - تمہیں معلوم ہے یہ شریر لوگ بدکاریوں میں کیوں مبتلا ہوتے۔ اور بڑھتے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ جو کچھ یہ کرتے تھے۔ اس نے انکے دلوں کو جکڑ لیا ہے۔ پس تم یاد رکھو بہت لوگ غلطی سے ایک گناہ کو چھوٹا گناہ اور ایک نیکی کو چھوٹی نیکی سمجھتے ہیں۔ لیکن نہ کوئی گناہ چھوٹا گناہ ہے اور نہ کوئی نیکی چھوٹی نیکی ہے۔ کیونکہ ہر چھوٹا گناہ بڑے گناہ کے لئے تیار کرتا ہے۔ اور ہر چھوٹی نیکی بڑی نیکی کے لئے مستعد کرتی ہے۔ اس اصول کو اچھی طرح سمجھ لو کہ ایک نیکی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ دوسری نیکی کے حاصل کرنے کو آسان کرتی ہے۔ اور ایک بدی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ دوسری بدی کے کروانے کو آسان بناتی ہے۔ پس نیکیوں اور بدیوں کا معاملہ اسی طرح پر ہے جس طرح کسی کا چھت پر چڑھنا۔ چھت پر بغیر سیڑھی کے نہیں چڑھا جاتا۔ اور جو پہلی سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے وہ چھت کے کچھ نزدیک اور قریب ہو جاتا ہے وہ انسان جو خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ کہے کہ میں چھوٹا گناہ کروں تاکہ بڑے کے کرنے کی نوبت نہ پہنچے۔ ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ میں کوٹھے پر نہ چڑھنے کے لئے پہلی سیڑھی پر چڑھ جاتا ہوں۔ جب وہ پہلی سیڑھی پر چڑھیگا تو اس کا دل دوسری پر چڑھنے کی طرف راغب ہوگا۔ اور جب اس پر چڑھا تو آگے چڑھنے کی تحریک اس کے دل میں ہوگی۔ اور ہوتے ہوتے وہ ایک وقت چھت پر پہنچ جائے گا۔ اسی طرح جب ایک شخص ایک نیکی کرے گا تو دوسری کے کرنے کی اُسے امنگ اور خواہش پیدا ہوگی۔ اور جب وہ دوسری کر لیگا تو تیسری کے لئے اسے اور زیادہ شوق پیدا ہوگا۔ اور اس کا قدم روز بروز نیکیوں کی طرف بڑھتا جائے گا۔ تم نے کبھی کوئی آبشار دیکھی ہے؟ جس طرح آبشار کے قریب پانی آ کر بہت تیز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب انسان گناہوں کے گڑھے کی قریب کی راہ تک پہنچ جاتا ہے تو بہت تیز ہو کر اس تیرہ و تاریک گڑھے میں بہت جلدی گر پڑتا ہے۔ اور جب انسان نیکیوں کی راہ پر چل کر اتقاء کے مرتبہ کے نزدیک ہو جاتا ہے تو بہت جلدی اس درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھو کہ ایک بدی دوسری بدی کی طرف ایک گناہ دوسرے گناہ کی طرف - ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف اور ایک تقویٰ کی بات دوسرے تقویٰ کے کام کی طرف انسان کو کھینچ کر لے جاتی ہے۔ دیکھو ابھی سال بھی نہیں گذرا۔ آج پانچ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء ہے اور ۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ء کو جماعت نے ایک صداقت کا انکار کیا تھا۔ اور ایک راستبازی کو جھٹلایا تھا۔ بظاہر تو انہوں نے یہ کہا کہ جماعت کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن خلیفہ کے وجود کو الگ کر کے یہ ایک صداقت تھی۔ جس کا انہوں نے انکار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابھی سال بھی نہیں ہوا کہ اسی جماعت کے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کرنے شروع کر دئے ہیں۔ ایک اخبار میں ایک شخص "بحضرت مولانا امیر قوم علامہ مولوی محمد علی صاحب سلمہ ربہ" کر کے لکھتا ہے۔ اور اسی شخص کا ایک خط انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے رسالہ "المہدی" میں "ایک مخلص کا خط حضرت امیر قوم کے نام" کے عنوان سے چھپتا ہے وہ لکھتا ہے "یہ سچ ہے کہ ان میں

یعنے مرزا صاحب میں بھی بے شک اتنی شخصیت ضرور تھی کہ ان کو رسول و نبی کہلانے کا شوق ضرور تھا۔ جب ہی تو ایک طرف لکھتے جاتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ رسول ہوں۔ ساتھ ہی پھر گول مول جلد بنانے کی خاطر یہ بھی لکھتے جاتے ہیں کہ میں مجازاً رسول ہوں۔ اور لغوی معنوں سے نبی ہوں۔ اسلامی اصطلاح پر نبی و رسول نہیں ہوں۔ ادھر وحی کا دعویٰ ہے تو ادھر الہام کے مدعی ہیں۔ کبھی وحی رسالت کا دعویٰ ہے تو گاہے وحی ولایت کا اقرار ہے۔ شخصیت نہ ہوتی تو صرف یہ کافی تھا کہ مجدد ہوں۔ مہدی ہوں۔ مسیح ہوں۔ ملہم ہوں۔" پھر یہی شخص آگے چل کر لکھتا ہے "قیامت میں تمہارا شفیع محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ نہ مرزا ہوگا نہ محمود ہوگا۔ بھیڑ کی دُم پکڑ کر دریا عبور کرنا چاہتے ہو" پھر لکھتا ہے "اس مسیح یعنی مرزا صاحب نے تثلیث و صلیب کی خوب کسر کی۔ کہ تثلیث کی بھی بگڑ وادا گمراہی ان کے مرنے کے بعد نکل آئی"۔ یہ باتیں لکھنے والا بھی اس جماعت کے امیر کا مخلص ہے۔ اور اس مخلص کا خط احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے رسالہ المہدی میں چھپتا ہے۔ جسمیں وہ لکھتا ہے "مسلمانوں نے اسلام کا عاشق محمدؐ کا عاشق سمجھ کر خادم اسلام سمجھ کر مرزا صاحب کو قبول کیا ہے۔ جب یہ قلعی کھلی کہ یہ تو در پردہ محمدؐ سے بڑی دشمنی کیگئی ہے۔ اوس کی عزت عظمت حرمت خاک میں ملائی گئی ہے۔ تو ایک دم مسلمان چونک پڑینگے۔"

پھر اسی رسالہ المہدی کا ایڈیٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لکھتا ہے۔ کیا چند الہامات اور کشوف اور غیب کی خبروں سے جو صرف اس کی اپنی ہی ذات یا متعلقین یا چند دیگر اشخاص یا حوادث کے متعلق ہیں۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نبی ہوگیا۔ کبرت کلمۃ" آگے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نبی ہونے کی نسبت لکھتا ہے "تم کیوں اس کے کامل پیرو حضرت غلام احمدؑ کو نبی کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہو۔ نادانو! اگر امتی نبی نبی ہوتا تو اس کو نبی کہنا کیوں نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہوتا۔ پھر لکھتا ہے "اب میں عرض کرتا ہوں کہ کیا مسیح موعود کو اگلے انبیاء کی طرح کا نبی مان کر قرآن کی تکذیب کروگے یا تصدیق۔ آخر کیا کروگے کچھ تو بتلاؤ۔" پھر لکھتا ہے "سو ہر جگہ اور ہر کتاب اور ہر مکتوب اور ہر اشتہار میں حقیقی معنی میں نبی ہونے سے حضرت صاحب نے صاف انکار کیا ہے۔ اور جب آپ حقیقی نبی نہیں ہیں بلکہ مجازی نبی ہیں تو اس سے یہی لازم آیا کہ آپ واقعہ میں نبی نہیں"۔ یہ کچھ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اس رسالہ میں لکھا گیا ہے۔ جو انجمن احمدیہ کا رسالہ ہے اور جس کے اجراء کا مقصد موٹے الفاظ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "مشن احمدیت۔ مسائل احمدیت۔ احیاء احمدیت"۔ یہ احمدیت کا مشن ہے۔ اور یہ احیاء احمدیت ہو رہی ہے

ادھر حضرت مسیح موعود نزول المسیح صفحہ ۸۱ و ۸۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :- "جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے۔ اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی۔ معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اور نیز انکی پیشگوئیاں اور معجزات اسوقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں۔ مگر یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہزارہا لوگوں کے لئے واقعات چشم دید ہیں اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں یعنے دنیا میں ہزارہا انسان انکے گواہ ہیں"۔ پھر آپ چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں "اور خدا نے اپنا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کیطرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو انکی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی۔

لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا۔ اِس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دئے"۔ یہ تو حضرت مسیح موعود اپنے نشانات معجزات اور پیشگوئیوں کی نسبت لکھتے ہیں۔ لیکن وہ یہ لکھتا ہے کہ چند الہامات اور کشوف اور غیب کی خبروں سے جو صرف اس کی اپنی ہی ذات یا متعلقین یا چند دیگر اشخاص یا حوادث کے متعلق ہیں"۔ تم نے اُسے نبی بنا دیا۔ انہوں نے کیوں ایسا لکھا اِس لئے کہ اس نے ایک صداقت کا انکار کیا۔ اور یہانا یہ بنایا کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے اقوال کو مانتے ہوئے اور کسی کو نہیں مان سکتے۔ لیکن دراصل انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقوال کو مانا نہیں بلکہ چھوڑا ہے۔ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ تم نے صداقت کو چھوڑا لیکن ہم نے کہاں چھوڑا ہے۔ صداقت کو تو انہوں نے چھوڑا جو حضرت مسیح موعود کو چھوڑ گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔ اور یہی نہیں انہیں خدا کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے حق باتوں کو اساطیر الاولین کہہ کر رد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی نسبت فرماتا ہے۔

کلا بل ران علےٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون۔ کہ ان کے دلوں پر اُن کے صداقت کا انکار کرنے اور اُسے اساطیر الاولین کہنے سے ایسا زنگ لگ گیا ہے کہ اب وہ دور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک صداقت کا انکار دوسری صداقت کا انکار کروا تا ہے۔ اور اس طرح بڑھتے بڑھتے ضلالت کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔ بھلا کوئی ایسی نظیر پیش کی جا سکتی ہے کہ مبایعین میں سے کوئی دہریہ ہُوا ہو۔ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی دہریہ ہُوا تو انہی میں سے جنھوں نے خلافت کا انکار کیا۔ بھلا کوئی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ مبایعین میں سے کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی حملہ کیا ہرگز نہیں اگر کوئی حملہ کرنے والے پیدا ہوئے۔ تو انہیں میں سے جنھوں نے خلافت کو اُڑانا چاہا تو کیا یہ باتیں ثابت نہیں کرتیں کہ صداقت ہمارے ساتھ ہے۔ اگر ان کے ساتھ صداقت ہوتی تو ان کے ساتھی کیوں دہریہ ہوتے۔ اور انہی میں سے کوئی یہ کیوں لکھتا کہ "مرزا صاحب میں بھی بے شک اتنی شخصیت ضرور تھی کہ ان کو رسول و نبی کہلانے کا شوق ضرور تھا"۔ حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کو بھی نہیں مانتا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو مسیح موعود کرکے بھیجا

جس میں شخصیت کا غلبہ تھا تو اس نے لوگوں کی اصلاح اس کے ذریعہ کیا کروائی تھی۔ اس نے اپنی شخصیت کو ہی منوایا۔ اور اسی کا اُسے شوق تھا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود پر الزام نہیں کیونکہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مان کر آپ پر کسی قسم کا الزام لگاتا ہے وہ دراصل خدا تعالیٰ پر الزام لگاتا ہے۔ اور پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مسیح موعود کو حکماً عدلاً فرماتے ہیں۔ یعنی یہ کہ وہ سچے اور درست فیصلے کیا کرے گا لیکن یہ شخص لکھتا ہے کہ مرزا صاحب میں شخصیت ضرور تھی۔ پھر جو یہ لکھتا ہے کہ چند الہامات اور کشوف اور غیب کی خبریں بتائی گئیں وہ یہ بتائے کہ کیا وہ انسان جس کی خبر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اور جس کی نسبت حضرت دانیال حضرت کرشن اور حضرت زرتشت اپنے اپنے زمانہ میں خبر دیتے آئے۔ وہ چند الہامات اور کشوف ہی کا رکھنے والا تھا۔ چند الہامات اور کشوف تو مہر بھی ہوتے ہیں۔ کیا اسی انسان کی نسبت یہ خبر دی گئی تھی۔ جس کو چند الہام اور کشوف ہوئے کہ وہ شیطان سے آخری جنگ کریگا۔ اور کیا اسی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ وہ امت جس کے پہلے میں اور اخیر میں مسیح موعود ہو۔ وہ ہلاک نہیں ہو سکتی۔ چند رؤیاء اور کشوف دیکھنے والے تو قادیان میں سے ہی کئی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیا انہیں سے کس کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہوئی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ صداقت کے انکار کی وجہ سے ان کی عقل پر پردے پڑ گئے ہیں۔ اور یہ جو کچھ لکھ رہے ہیں یہ اسی صداقت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ اگر کوئی سوچنے والا ہو تو ہماری صداقت کے لئے یہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے۔ کیونکہ اگر صداقت انکے پاس ہوتی تو ان کے قدم اس طرف کیوں اُٹھتے۔ جدھر سے خدا اور اس کے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہوتی۔ کلا بل ران علےٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون۔ ایک صداقت کے انکار کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکے دلوں پر جھوٹ اور باطل پرستی نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے وہ کہیں سے کہیں جا پڑے۔

تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اچھی طرح اس کو سمجھو۔ اپنے افعال اور اقوال میں اس بات کو مدنظر رکھو۔ بہت لوگ ہنسی میں بعض باتوں کو ٹال جاتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب کسی بات کی بنیاد رکھی جائیگی تو آہستہ آہستہ اس پر عمارت بنائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے انسان کا دل شیشے کی طرح ہے۔ ایک دفعہ مجھے دکھایا گیا کہ انسان کا دل خدا کے لئے شیشہ کی طرح ہے۔ جب شیشہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور اس میں شکل اچھی طرح نظر نہیں آتی تو توڑ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا دل جب گندہ ہو جاتا ہے تو اس کو بھی خدا توڑ دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں خدا کا جلال اور عظمت نظر نہیں آتی۔ پس تم لوگ اپنے دلوں کو اس قابل بناؤ کہ خدا تعالیٰ کی شان و شوکت ان سے دکھائی دے۔ اور اس بات سے ڈرتے اور دوسروں کو ڈراتے رہو کہ کسی صداقت کا انکار ہرگز ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔

خدائی فیصلہ کے لئے دُعا کرنے میں ایک نشان کے پورا ہونے پر لوگوں نے سُستی کر دی ہے لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ابھی کوئی اور فیصلہ کرے۔ غیر مبایعین میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور خدا تعالیٰ پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ مگر انہیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ہم ہی صداقت اور راستی پر ہیں۔ اس لئے وہ انکے ساتھ ہیں تم دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں سمجھ دیدے تا ایسا نہ ہو کہ وہ ان میں رہتے رہتے انہیں جیسے ہو جائیں تمام جماعت کا یہ فرض ہے کہ دُعا کرے کہ وہ لوگ جو صداقت اور راستی سمجھ کر ان کے ساتھ ہیں انکو خدا تعالیٰ جلدی ہدایت دے۔ اخباروں والے اس بات کو شایع کر دیں کہ تمام

جماعت آج سے چالیس دن تک خوب زور سے دُعا میں مشغول رہے

تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں راستی ہے اور جو ضد سے کام نہیں لے رہے انکو خدا تعالیٰ ہدایت دے۔ اور پھر وہ دن لائے کہ سلسلہ احمدیہ سے بدنما داغ ہوکر اتفاق اور اتحاد پیدا ہو جائے۔ اور ہماری جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ ناپاک ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر اسلام کی ترقی ہو سکتی ہے جھوٹا ہے۔ وہ انسان یہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود میں شخصیت تھی۔ اور بہت جھوٹا ہے وہ انسان جو لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو چند الہامات اور کشوف ہوئے۔ ایسے سب انسان اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے دور ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے۔ کہ انی مھین من اراد اھانتک۔ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے میں اسکی اہانت کرونگا۔ ادھر تو وہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لکھتا ہے کہ چند الہامات اور کشوف ہوئے۔ اور ادھر لکھتا ہے کہ "حضرت سیدنا امیر کا اثر ظاہر ہے کہ آپنے اپنی پُرزور مدلل تحریروں سے ایک تو غیر قوموں کو دکھا دیا کہ اسلام اس پست اور تاریکی میں نہیں ہے جو وہ خیال کرتے تھے۔ بلکہ وہ ایک روشن آفتاب ہے جو سیاہ بدلیوں میں چھپا ہُوا تھا" پھر لکھتا ہے "ہاں سیدنا امیر نے ان مُردہ دلوں میں ایک کھلبلی ڈال دی۔ جن کو لوگ زندہ جانتے تھے۔ اور ان طبیعتوں میں ایک شور پیدا کر دیا ہے۔ جن میں کسی قسم کی تحریک کی قوت باقی نہ تھی"

اس کے نزدیک اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تو بدلیوں میں چھپا رہا۔ اور لوگ مُردہ رہے۔ لیکن آج مولوی محمد علی نے آ کر اسلام کو روشن کر دیا۔ اور مُردوں میں جان ڈالدی یہ حضرت مسیح موعود ؑ کی ہتک نہیں تو اور کیا ہے۔ سو تم آج سے پھر دُعا کرنا شروع کر دو۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ عرض کرو کہ ہمارے بعض وہ بھائی جو غلطی سے شریروں (حضرت مسیح موعود ؑ کی ہتک کرنے والوں) سے مل گئے ہیں وہ صداقت کو اندھوں کی طرح رد نہ کریں۔ بہروں کی طرح اس سے انکار نہ کریں۔ اور مجنونوں کی طرح اس سے بھاگتے نہ پھریں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ اور ہم پر بھی ہر وقت اپنا فضل کرے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین